

کراماتِ مبارکات ذاتِ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ
محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکاں حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی

گلدستہ کرامات

تصنیف
مؤرخِ اسلام حضرت علامہ مفتی
علامہ غلام سرور قریشی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۴۴ھ ــــ ۱۸۳۷ء
وفات ۱۳۰۷ھ ــــ ۱۸۹۰ء

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

كراماتِ منیات محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ

محبوبِ سبحانی شہبازِ لامکانی حضرت شیخ غوثِ اعظم جیلانی

گلدستۂ کرامات

تصنیف
مؤرخِ اسلام حضرت علامہ مفتی
علامہ غلام سرور قریشی
لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

ولادت ۱۲۴۳ھ — ۱۸۲۷ء

وفات ۱۳۰۷ھ — ۱۸۹۰ء

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مریدکے ضلع شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب : **گلدستہ کرامات**

مصنف : حضرت مولانا مفتی غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ

بایمائے محبت : حضرت مولانا الحاج مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ
شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف (اوکاڑہ)

نگران : مولانا محمد منشا تابش قصوری (مرید کے) لاہور

معاون خاص : استاذ القراء مولانا الحافظ القاری ذوالفقار احمد برسالوی مدظلہ

باہتمام : جناب محمود احمد حافظ قصوری، پروفیسر حافظ محمد مسعود اشرف قصوری ایم اے

پرنٹنگ، ڈیزائننگ : شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853
بائنڈنگ

باراول (پاکستان): ۱۴۳۲ھ / 2011ء

ملنے کا پتہ

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین۔ مرید کے ضلع شیخوپورہ

رابطہ موبائل نمبر : 0300-8002585, 0345-4680027

کالنقش علی الحجر قائم کریں اور مناقب اور کرامات آں جناب کرامت مآب کی گوش دل سے سنکر
یقین کریں اور عشق اپنے کو بڑھا دیں کر رتبہ معنی پا دیں بتصدیق حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
من امن بکرامات الاولیاء فقد امن بمعجزات الانبیاء ومن انکر بکراماتھم فقد انکر
بمعجزاتھم نعوذ باللہ تعالیٰ منہا ۔ **از مؤلف**

گوش کن از گوش باطن نام محبوبِ خدا — وان کرم از ہمہ اکرامِ محبوبِ خدا
گر تو از اہلِ یقینے با لبِ صدق و یقین — نوش فرما جرعہ از جامِ محبوبِ خدا
شو مسلمان دور کن انکار و کفر از اندرون — وز درون تسلیم کن اسلامِ محبوبِ خدا
بندہ خاصِ جنابِ کبریا شو بایقین — فیض حاصل کن ز فیضِ عامِ محبوبِ خدا
سر بر کروند اہلِ بینش از رہ تصدیق دل — خاک پائے جملگی خدّامِ محبوبِ خدا
محبتِ محبوبِ خدا در قلبِ خود کن جانشین — کن سرِ دشمن تہ صمصامِ محبوبِ خدا
یاد کن نامِ جنابِ غوث اعظم روز و شب — ہر سحر گو مے درین ہر شامِ محبوبِ خدا
در زمین آن نامِ نامی بر زبانہا ورد شد — بر فلک افراشتند اعلامِ محبوبِ خدا
گشتہ ہی خادم درگاہِ او شو سرورا — در جہان نامی شوے از نامِ محبوبِ خدا

مناقب اول در ذکر شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا جناب فلک رکاب غوث الاعظم محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نے کہ جناب رسالت مآب
امام المرسلین خاتم النبیین رسول رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام شب معراج تشریف فرمائے معراج
ہوئے تو بعد طے منازل ہفت آسمان جب بوسیلہ جبرئیل تا سدرۃ المنتہیٰ رونق افروز ہوئے تو جبرئیل
رخصت ہوئے اور عرض کی کہ ؎ اگر یک سر موئے برتر پرم * فروغ تجلی بسوزد پرم
اُس وقت جناب الٰہی جل شانہ نے میری روح کو ارشاد کیا اور میں نے حسب ارشاد جناب باری قدم مبارک
حضرت پیغمبر خدا کا اپنے کاندھے پر اُٹھایا اور پہونچایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا مقام قاب قوسین
او ادنیٰ جب جناب رسالت مآبؐ اس خدمت ہماری سے نہایت خوشنود ہوئے تو فرمایا ولدی قدمی

هذا اعلیٰ رقبتك وقد مالك على رقاب كل ولی الله اور فرماتے ہیں شارح صاحب روایت کہ ہو بہو ویسے نشان قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی دوش مبارک آنحضرتؓ پر جیسے کہ روشن تھا نشان مہر نبوت کا دوش جناب رسالت مآبؐ پر فرماتے ہیں شیخ ابو القاسم سامانی قدس سرہٗ زبانی جناب کرامت مآب لا ہیں تا غوث الثقلین محبوب سبحانی کے کہ جناب پیغمبر علیہ الصلوات الملک الاکبر شب معراج تشریف فرمائے عرش بریں ہوئے تو تمام ارواح انبیا و اولیا اپنے مقامات سے واسطے استقبال جناب ممدوح کے حاضر ہوئے اور شرفیاب شرف زیارت ہو کر شرافت دارین حاصل کی جب محل عرش معلی تشریف لے گئے تو عرش کو نہایت اونچا اور بلند زینہ پایا اسوقت بحکم رب العالمین روح جناب امیر المومنین غوث الاعظم اس مقام پر حاضر ہوئی اور کتف مبارک اپنا زیر قدم جناب رسالت مآبؐ کے جھکا کر عرض کی **مؤلف** دوش پر میرے قدم رکھئیگا کرکے کرم تاج ہو سر پہ میرے خاک قدم آپکی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مبارک اپنا دوش شریف جناب غوثیہ پر قائم کیا بمجرد رکھنے قدم کے عرش اعظم پر پہونچ گئے اور متوجہ جناب آپ ہی ہو کر دریافت فرمایا کہ یہ شخص کون اور کس خاندان عالیشان سے ہو کر یہ آتی ہے اس سے مجھکو محبت کی ایسی کہ چاہتا ہے دل میرا اسکو مانند فرزندان صلبی کا ارشاد ہوا کہ هذا اولادك اسمه عبد القادر لو لا ختمت النبوة عليك لكان هو اهلا لها یعنی کہ اور فرمایا جناب محبوب سبحانی قدس اللہ سرہ السامی نے کہ اسوقت ارشاد کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ذات مخاطب ہو کر اے فرزند دلبند دلبر سعادتمند خوش خبری ہو پھر خوش خبری ہو تجھکو کہ کیا حق سبحانہ و تعالیٰ نے تجھکو وزیر میرا میرے بعد دنیا میں اور آخرت میں اور جیسا کہ رکھا گیا قدم میرا تیرے دوش پر ایسے ہی ہوگا تیرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر اور اگر نبوتی ختم نبوت ہمارے نام پر اور ختم کیے جاتے ہم خاتم المرسلین تو دیا جاتا تجھکو رتبہ نبوت کا مگر اب لی گیا تیری ذات کو میرے سوا تجھے میرے بعد ایسا کر نہ کیا کسی اور کو رباعی **از مؤلف**

مبارک اے ولی تجھکو یہ درجہ ہو ولایت کا	ملا ہے معلی تر تجھے رتبہ کرامت کا
ہنوز تجھکو کر ادیا جہان میں عرش سے اونچا	کہ ہو تا تیرے کندھے پر قدم شاہ رسالت کا

اور نیز روایت ہے کہ جب پیغمبر حق شب معراج رونق افزائے زیر عرش بریں ہوئے تو عرش کو نہایت اونچا اور بلند دیکھ کر منتظر امداد الٰہی ہوئے کہ اس تنارین، روح پر فتوح حضرت غوث الاعظم نے حاضر ہو کر گردن جھکائی اور عرض کی کہ سوار ہوجیے جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ تحقیق انت عرض کی کہ ا ولدک عبدالقادر چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ محبت قدم شریف دوش مبارک آنحضرت پر رکھا اور کہا قدمی علی رقبتک وقدمک علی رقاب جمیع اولیاء اللہ تعالیٰ اور نیز بعضے سادات صوفیہ سے روایت ہے کہ فرمایا غوث الاعظم نے کہ لما شرف اللہ روحی فی لیلۃ المعراج برؤیۃ جدی رسول اللہ وحبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واطلعنی علیٰ ما الھمہ تعالیٰ قال یا محمد اعلمت من ھذا الرجل فقال یارب انت اعلم منی بذلک فقال سبحانہ وتعالیٰ شانہ ھذا ولدک من نسل المحسن واسمہ عبدالقادر جعلہ محبوبی بعدک وسیکون شانہ بین الاولیاء کشانک بین الانبیاء فقال لی یا ولدی وقرۃ عینی قد طاب قلبی برؤیتک وطاب خاطرک بروحی انت محبوب اللہ ومحبوبی ووارثی من بعدی فی مقام ولایتی وضعت قدمی ھذا اشطر رقبتک وقدمک علی رقاب جمیع اولیاء امتی اور کتاب لطائف لطیفہ میں جو حسن تصنیف عمدہ خلفائے خاندان غوثیہ خواجہ کمال الدین بن فخر الدین خواجہ عبداللطیف بغدادی ہے لکھا ہے کہ معراج کی رات میں روح پر فتوح حضرت سلطان محبوبان شاہ محبوبان غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی بغلبہ شوق ومشاہدہ جمال باکمال خاتم المرسلین اپنے مقام سے کہ منتہائے مقام ولایت ہے رضی اللہ عنہا انتقال فرماکر اور تجسد جسد لطیف ہو کر براہ حصول ملازمت کیمیا خاصیت آنحضرت معدن برکت کے بمقام معراج حاضر ہوئی اور قدم مبارک آنحضرت کے دوش شریف پر رکھا کر بمقام عرش پہونچایا اسوقت ہاتف غیب سے ندا ہوئی کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے قدم کے نیچے یہ روح کس کی ہے جواب دیا تم نامی اسکا عالم الغیب ہی جانتا ہے مگر اتنا معلوم ہے کہ دل ہمارا براہ فرط محبت اس شخص کے اسپار اغب ہے کہ دل سے

پیار کرتے ہیں اور اس شخص کے سینہ بے کینہ سے ہمکو وہ محبت آتی ہو ارشاد ہوا کہ یہ شخص
فرزند دلبند آپ کا ہو نسل امام حسن بن علی ابن ابی طالبؓ اور نام نامی ہمنے اسکا عبد القادر رکھا
اور کیا ہمنے اوسکو ولی دنیا اور آخرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خطاب الٰہی سنکر سجدہ شکر
ادا کیا اور آنجناب رضی اللہ عنہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا ولدی قد طاب خاطری برؤیتك
وطاب خاطرك برؤيتي وانت محبوب الله ومحبوبي وخليفتي وقدمي هذا على رقبتك
وقدماك على رقاب جميع اولياء الله تعالى لا اعلم ہر دو از انوار نور روشن شدہ انوار قدم

نام نامی تو شدہ ورد زبانم ہر دم | مصطفےٰ پائے مبارک بنہد بر دوشت | لیس ہر جا تو نہی بر سر ارباب قدم

اور کتاب حرز العاشقین میں شیخ الامام فرید العصر وحید الدہر شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ علیہم
تحریر فرمایا ہو کہ بہ شب معراج واسطے سواری رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے براق برق رفتار
حاضر ہوا تو وقت سواری براق نے قدرے تندی کی تو جبرئیل علیہ السلام نے باآواز بلند براق پر جھڑکی
کی اور فرمایا کہ تو نہیں جانتا کہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین امام المرسلین شفیع المذنبین تجھپر سوار ہوتے
ہیں بس وقت موقع شکر ہو نہ تندی کا باستماع اس بات کے براق زار زار رونے لگا اور عرض کیا
کہ آج کے دن رسول اللہ مجھ نابکار براق پر سواری فرماتے ہیں اور بروز قیامت مجھسے زیادہ
حسن کے براق دروازہ جنت پر موجود ہونگے ایسا نہو کہ اسوقت آنحضرت صلعم میری اور کسی براق
خوبصورت کی طرف تکلیل فرماویں تو اسوقت مجھ مجبور مغموم کا کیا حال ہوگا۔ آج کے روز مجھسے عہد واثق
کرا اسکا ایفا بروز قیامت کیجئے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ فرط عنایت
ایک ضرب دست مبارک کی اسکی گردن پر ماری اور فرمایا کہ یہ نشان ہماری ہاتھ کا تیری گردن
پر بروز قیامت بصورت آفتاب روشن ہوگا اور سواری ہماری تجھہی پر ہوگی براق بافراط اشتیاق یہ دلجوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنکر ایسا پھولا کہ چالیس گز زیادہ قد سابق سے ہو گیا اسوقت شہسوار
میدان نبوت نے بسبب بڑھ جانے براق کے سواری میں قدرے توقف فرمایا تو فوراً روح پر فتوح
غوث الاعظم حاضر ہوئی اور گردن جھکا کے عرض کیا کہ یا سیدای ضع قدمك على رقبتي واركب